

انوار شریعت

مفتی ذوالعزیز

علی بن رضویہ شریعتی

فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مولوی محمد رفیع طارق اترک
نقشبندی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزانہ)

جَامِعُ الْفَتَاوَى

حصہ اول — تا — ہشتم
(انہ)

افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہ
مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتان رحمتہ اللہ علیہ

مُتَرَبِّعٌ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی
الناشر
۸۰/

سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈھکٹ روڈ لاہور

بار اول	۱۹۶۰ء ۱۳۹۰ھ
تعداد	ایک ہزار
ناشر	سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ دھوکٹ روڈ لاہور
مطبوعہ	دین محمدی پریس لاہور
کتابت	غلام سرور قادری رضوی
قیمت	سفید کاغذ ۱۴ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

منازلہ کے پیچھے ادا کرتے تھے اور مناسک حج میں بھی ان کی متابعت فرماتے تھے۔ کتب حدیث میں یہ بھی تقریر ہے کہ جناب امیر خسروی آقاہ قطع مسافت کر کے بھلالت تمام حضرت ابوبکر کے پاس جا پہنچے تو آپ نے پوچھا اُمّو اَجِثْتَ اَمَ مَآ مَوْرًا؟ کہا آپ امیر ہو کر آئے ہیں یا مامور ہو کر۔ آپ نے جواب میں فرمایا (جِثْتُ مَآ مَوْرًا) میں آپ کے ماتحت مامور ہو کر آیا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ امیر الحج کے ذمہ جو چند لاکھ نفوس کے سرشار تھے اتنا بڑا کام تھا کہ ان سے اعمالاً سودِ برائے کا باجی ہر خیمہ میں جا کر سنا، مقصد تھا اس لئے اس کام کے لئے غلیظہ شخص مقرر ہونا ضروری تھا چنانچہ جناب امیر نے یہ کام بوجہ احسن پور کیا اور حضرت ابوبکرؓ اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام دیا اور یوں حضور علیہ السلام کی نیابت کا پورا پورا حق ادا کیا۔ پھر کتنی بڑی بے انصافی ہے کہ ان ہر دو اصحاب میں سے کسی ایک کی بے قدری کی جائے۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مسلمان سمجھنا چاہیے یا اس کے برعکس؟

کیونکہ ایک مولوی نظام آبادی مسمیٰ فضل احمد کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہ تھے اور نہ ہی ناجی ہیں۔ کیا اسکا یہ کہنا صحیح ہے اور ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب دو اجر ملے گا۔

السائل خاکسار فضل الہی نقشبندی، قوم آہنگر، یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء

جواب :- بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین ناجی اور مسلمان تھے۔ اور قلت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و علمائے متاخرین رحمہم اللہ کے اقوال سے ثابت ہے۔ وہو ہذا: **وَتَقَلَّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ** پی تفسیر درمنثور میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بایں طور حدیث شریف نقل فرماتے ہیں **مَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِي السَّجَادِ ابْنًا وَحَتَّى وَتَدَاتِ أُمَّهُ** یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب انبیاء میں پھرتے چلے آئے حتیٰ کہ آپ کو ان کی ماں نے جنا اور نسیم ادریا من قاصی عیاض صفحہ ۱۶ سطر میں بایں طور حدیث مذکور ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم **لَمْ يَنْبَغِ لِي أَنْ يَخْرُجَ جَنَّتِي بَنِيَّ** یعنی میں تم کو ایک نبی سے دوسرے نبی کی جانب منتقل کہتا رہا۔ اور بخاری شریف میں فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **بُعِثْتُ وَرَسُولٌ مِنْ خَلْقِ قُرُونٍ بَنِي أَدَمَ قَرْنَا فَقَرْنَا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ النَّبِيِّ كُنْتُ مِنْهُمْ** یعنی میں بنی آدم کے بہترین ملتقات سے مبعوث ہوا ہوں۔ قرن بعد و سرے قرن کے یہاں تک کہ میں اس قرن سے ہوا۔ جس سے پہلے ہوا۔ اور مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا آپ نے کہ خداوند کریم نے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے

گفتگو ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں سکو نہ کرنا بہتر ہے۔ اور درمختل میں ہے لَا يُفْتَى بِتَكْفِيرِ مُسْلِمٍ كَانَ فِي كُفْرِهِ غِلَاطٌ
وَلَوْ رَأَيْتُهُ ضَعِيفَةً یعنی فتویٰ نہ دیا جائے تکفیر پر اور مسلمان کے حق میں کہ جس کے کفر میں اختلاف ہو۔ اگرچہ دلیل
اس کی اسلام کی ضعیف ہو۔ الخ

نقل از سرور المحزون ترجمہ قرۃ العیون صفحہ ۲۳ جلد اول از تصنیف شاہ ولی اللہ اور کتاب ما ثبت بالسنة وقرۃ
العیون صفحہ ۲ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وصاحب عیون علامہ حافظ شمس الدین ومشتی بن ناصر الدین کا
فیصلہ دس بارہ میں یوں ہے۔ شعر

حَيَّ اللَّهَ النَّبِيَّ مَزِيدَ فَضْلٍ عَلَى فَضْلٍ وَكَانَ بِهِ رَوْفًا
وَأَخِي أُمُّهُ وَكَذَّابًا لِإِيمَانٍ بِهِ فَضْلًا لَطِيفًا
فَسَلَّمَ فَأَلْقَى يَمِيدًا قَدِيرًا وَإِنْ كَانَ الْحَدِيثُ بِهِ ضَعِيفًا

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بڑی بزرگی پر بزرگی بخشی اور اللہ پر بڑا مہربان ہے۔ پس ان کی ماں اور ایسے ہی ان کے
باپ کو زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے ان پر ایمان لانے کے واسطے پس ان اس بات کو کہ خدائے قدیم کی ذات قادر
ہے اگرچہ اس حدیث میں کلام ہے۔

اور کتاب قرۃ العیون صفحہ ۳۲ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی قاضی ابو بکر رانی سے سوال کرتا کہ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دوزخ میں ہیں تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو فرماتے وہ شخص ملعون ہے بحکم آیت شریفہ
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُ اللَّهُ عَنِ اللَّهِ لَعْنَةً مُبِينَةً یعنی جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو۔ لعنت کی ان پر اللہ
تعالیٰ نے دینا اور آخرت میں۔ اور حدیث شریفہ میں ہے لَا تُؤْذُوا وَالْأَحْيَاءَ وَتَسْمُوا لِلَّهِ مَوَاقِفَ۔ یعنی ایذا نہ دو
تم زندوں کو ساتھ برگونی مردوں کے۔ پس ان تمام دلائل قاطعہ سے ثابت ہوا کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباد امہات
آدم علیہ السلام سے لے کر سب کے سب مسلمان موحدا درآلودگی شرک و کفر و بدکاری سے پاک صاف رہے۔ کیونکہ
مشرک کے حق میں الفاظ طاہر و مختار وغیرہ کبھی استعمال نہیں کئے جاتے۔ بلکہ اس کے حق میں نجس کا کلمہ استعمال کیا جاتا ہے
چنانچہ قرآن شریف اس پر شاہد ہے اِنَّمَا الْمَشْرِكُ كُوْنٌ نَجِسٌ۔ سورہ توبہ۔ اور یہ بھی ان دلائل سے ثابت ہوا کہ مطلق
ایذا سبب لعنت کا ہوتا ہے۔

پس ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس اذیت سے اور کونسی اذیت زیادہ ہوگی جو آپ کے والدین کہہ دھڑک
کافر اور شرک اور دوزخی کہہ دے۔ اور یہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فقہ اکبر ہیں امام صاحب نے فرمایا ہے کہ مَا تَأْتِي عَلَى الْكُفْرِ

تو اسکا جواب صاحب عیون نے صفحہ ۳۱ میں یوں لکھا ہے فَتَدُسُّوْنَ عَلَى الْإِمَامِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَنْ تَسْخُمَ الْمُعْتَدَّةُ مِنْهُ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ۔ یعنی جو کہ فقہ اکبر میں ہے کہ والدین آپ کے فوت ہوئے کفر پر۔ بہتان داخل کیا ہے امام پر اور دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ معتبر نسخوں میں فقہ اکبر کے اسکا کچھ نشان نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقولہ ہے ابو حنیفہ بن یوسف بخاری کا نہ نعمان بن ثابت کو فی کا ایسا ہی کہا ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں۔ اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے تو اسکی یہ معنی ہوں گے کہ مرے وہ کفر کے زمانہ میں نہ کہ کفر پر۔ اور بعض علمائے دین نے کہا کہ ماما کے قبل ماما قیہ تھا۔ کسی طرح سے ساقط ہو گیا ہے۔ اصلی عبارت یہ تھی۔ مَمَامَا عَلَى الْكُفْرِ۔ چنانچہ ارشاد الغبی صفحہ ۵۱ میں ہے۔ اور بعض علمائے دین کہتے ہیں کہ فقہ اکبر ماما صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔ اور جو قائل ہیں اسکا جواب شاہ عبدالعزیز نے اپنے فتاویٰ میں دے دیا ہے۔ اور در مختار کا استدلال بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ اس میں سوادہی پائی جاتی ہے۔ اور جن حدیثوں سے کچھ عدم اسلام ظاہر ہوتا ہے وہ سب کی سب ضعیف اور متروک ہیں۔ قابل اعتقاد کے نہیں۔ بغرضیکہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو کافر و مشرک و ناری کہنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے اسلام و موحد ہونے پر بڑے بڑے علمائے دین کے فتویٰ موجود ہیں جن کے اسمائے مبارک یہاں پر مختصراً درج کئے جاتے ہیں۔ وہ ہوں۔

امام ربانی ابن حجر عسقلانی۔ اور امام ہادی کبیر اور امام قرطبی اور خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر اور علامہ اصلاح الدین صفدی اور حضرت شمس الدین دمشقی۔ اور حضرت محب الدین طبری اور حضرت ابن حجر مکی اور شیخ الہند عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ وغیرہ اور جو شخص آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مشرک اور ناری کہے، اسکے پیچھے نماز ہرگز درست نہیں تا وقتیکہ وہ توبہ اور تضرع ادا نہ کرے۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔

المجیب

خادم شریعت فقیر نظام الدین ملتانی حنفی قادری عفی اللہ عنہ از خلفائے حضرت سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ

سوال :- عبدالمطلب و ہاشم و عبدالمناٹ کا اصلی نام کیا تھا۔ اور ان کی وجہ تسمیہ کیا تھی؟ جواب دو اجریلیگا۔

نوٹ :- حضرت شیخ کمال الدین شمس علیہ الرحمۃ سے کسی شخص نے پوچھا کہ جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کے بارے میں کہے کہ وہ دونوں میں سے کسی کے لئے آپ کا کیا فیصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ملعون ہے۔ بحکم آیت إِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَعُتِبُوا اللّٰهُ اور کتاب اشعۃ المبعات صفحہ ۵۴ جلد ۱۴ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو علامہ جلال الدین سیوطی پر کہ جس نے کئی رسالے اس بارے میں لکھے کہ حضور کے والدین مسلمان تھے۔ اور خرب زد کیا۔ بلا علی قاری کے فتویٰ کا جس میں تکفیر والدین کا ذکر تھا۔ اور ملا علی قاری کی اس حرکت پر سخت افسوس ہے۔ ۱۳

خادم شریعت محمد نظام الدین عفا اللہ عنہ ملتانی۔ وزیر آباد۔

صحیح

مشرقی

مشرقی شرح نبویؐ

۲۲۱، احادیث نبویؐ کا صحیح پُر زور ایمان و فوز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان
ناشر: خصال احسان پبلشرز لاہور

۴۲۲ احادیث نبوی کا لوح پرور ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مُشْرِف

مختصر شرح نبوی تہجیک

جلد

اول

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمانؒ

نام کتاب
مصحح
شریف
مختصر جامع

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

جلد: اول

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۲ء

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد اول

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۰	اسلام کے ارکان کا بیان ارنح	۱۱	عرض ناشر
۱۰۱	اللہ و رسول اور دینی احکام پر ایمان لانے کا حکم کرنا۔ ارنح	۱۵	امام مسلم لے حالات زندگی
۱۰۸	لوگوں کو شہادتین کی طرف بلانے اور اسلام کے ارکان کا بیان	۱۵	خاندان و سلسلہ نسب
۱۱۰	جب تک لوگ مکہ نہ کہیں ان سے لڑنے کا حکم	۱۶	علم حدیث کی تعلیم و تحصیل
۱۱۵	بیان اس بات کا کہ جو شخص ارنح	۱۷	کتب حدیث میں صحیح مسلم کا درجہ
۱۱۸	موجود قطعاً جنتی ہے	۱۸	امام مسلم کی دوسری تصانیف
	جو شخص اللہ کی خدائی اور اسلام کے دین اور رسول ﷺ کی پیغمبری پر	۱۹	ذیباچہ
۱۳۲	راضی ہو اور مومن ہے	۲۴	مترجم کی سند امام مسلم تک
۱۳۲	اگرچہ کبیرہ گناہ کر بیٹھے	۲۷	مقدمہ صحیح مسلم
۱۳۴	ایمان کی شاخوں کا بیان	۳۶	ہمیشہ ثقہ اور معتبر لوگوں سے روایت کرنا چاہئے ارنح
۱۳۸	جامع اوصاف اسلام کا بیان	۳۸	رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا گناہ ہے
۱۳۸	خصائل اسلام کی فضیلت ارنح	۴۰	سنی ہوئی بات بغیر تحقیق کئے ہوئے کہہ دینا منع ہے
۱۴۰	ان خصلتوں کا بیان جن سے ایمان کا مزہ ملتا ہے	۴۱	ضعیف لوگوں سے روایت کرنا منع ہے ارنح
۱۴۱	رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنا واجب ہے وغیرہ	۴۴	حدیث کی سند بیان کرنا ضروری ہے اور وہ دین میں داخل ہے
	ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہی	۴۶	حدیث کے راویوں کا عیب بیان کرنا درست ہے
۱۴۲	چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے	۷۱	متعین سے حجت پکڑنا صحیح ہے
۱۴۳	بمسایہ کو ایذا دینا حرام ہے	۸۳	کتاب ایمان
۱۴۳	بمسایہ اور مہمان کی خاطر داری کی ترغیب وغیرہ	۸۴	ایمان اور اسلام اور احسان
۱۴۵	بری بات سے منع کرنا ایمان میں داخل ہے وغیرہ	۹۰	ایمان کی حقیقت اور اس کے خصائل کا بیان
۱۵۲	ایمان داروں کا ایمان ایک دوسرے سے کم زیادہ ہوتا	۹۳	نمازوں کا بیان جو اسلام کا ایک رکن ہے
۱۵۷	جنت میں مومن جائیں گے	۹۵	اسلام کے ارکان کو چھنے کا بیان
۱۵۸	دین خیر خواہی، سچائی اور خلوص کو کہتے ہیں	۹۷	اس ایمان کا بیان جس آدمی جنت میں جائے گا
۱۶۱	گناہوں سے ایمان کے گھٹ جانے وغیرہ کا بیان ارنح	۹۹	ایمان اور شریعت کا پابند جنت میں جائے گا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۸۴	پاخانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کا بیان	۳۳۴	نبی اکرم کا یہ بیان کہ..... الخ
۳۸۴	گھروں میں اس امر کی رخصت ہے	۳۳۵	رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے لیے دعا کرنے کا بیان
۳۸۵	دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا منع ہے	۳۳۹	کفر پر مرنے والا شخص جہنم میں جائے گا
۳۸۵	طہارت میں بھی دائیں جانب کا خیال رکھو	۳۳۹	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اپنے قریبی..... الخ
۳۸۶	راستہ اور سایہ میں پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے		حضور ﷺ کی سفارش سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف ہوگی
۳۸۶	قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجاء کرنا	۳۴۲	دو زنجیوں میں عذاب کے لحاظ سے..... الخ
۳۸۷	موزوں پر مست کرنا	۳۴۲	کفر کی حالت پر مرنے سے کوئی عمل قبول نہیں
۳۹۱	پیشانی اور دستار پر مسح کرنا	۳۴۳	مومن سے دوستی رکھو
۳۹۳	موزوں پر مسح کرنے کی مدت	۳۴۴	مسلمانوں کا ایک گروہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائے گا
۳۹۴	ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان	۳۴۴	آدھے جنتی اس امت کے ہوں گے
۳۹۴	پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے کا بیان	۳۴۹	اللہ تعالیٰ..... الخ
۳۹۶	کتے کے منہ ڈالنے کا بیان	۳۵۱	
۳۹۸	تھمے ہوئے پانی میں پیشاب	۳۵۳	کتاب الطہارت
۳۹۹	غسل کی ممانعت	۳۵۳	وضو کی فضیلت
۳۹۹	مسجد میں جب پیشاب کرے تو اسے پانی سے دھونا	۳۵۴	نماز کے لیے طہارت کا ہونا ضروری ہے
۴۰۱	شیر خوار بچہ کا پیشاب کیونکر دھوئیں	۳۵۵	وضو کی ترکیب
۴۰۲	منی کا حکم	۳۵۸	وضو اور اس کے بعد نماز کی فضیلت
۴۰۴	خون کی نجاست اور اس کے دھونے کا بیان	۳۶۳	وضو کے بعد کیا پڑھیں
۴۰۵	پیشاب کی نجاست کا بیان	۳۶۴	وضو کی ترکیب
	کتاب الحيض	۳۶۶	ناک میں پانی ڈالنے کا بیان
۴۰۷	تہبند کے اوپر حائضہ عورت سے مباشرت کرنے کا بیان	۳۶۷	پاؤں دھونا واجب ہے
۴۰۸	حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنے کا بیان	۳۶۹	وضو میں تمام اعضاء کو جو باپورا دھونے کا بیان
۴۰۹	حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے	۳۶۹	وضو کے انی سے گناہ دور ہوتے ہیں
۴۱۱	مذی کا بیان	۳۷۰	منہ کو دھونے کا بیان
۴۱۲	سوکراٹھنے اور منہ ہاتھ دھونے کا بیان	۳۷۵	سختی اور تکلیف کی حالت میں..... الخ
۴۱۲	جنسی کو سونا درست ہے لیکن..... الخ	۳۷۵	سختی میں وضو اور وضو کرنے کا ثواب
۴۱۴	اگر عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل واجب ہے	۳۷۶	مسواک کرنے کا بیان
۴۱۷	عورت اور مرد کی منی کا بیان اور..... الخ	۳۷۸	سنت باتوں کا بیان
۴۱۹	غسل جنابت کا بیان	۳۸۱	استنجہ کا بیان

بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ
فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَلَا
تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ

۵۰۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَبِي
قَالَ ((فِي النَّارِ)) فَلَمَّا قَفَى دَعَاهُ فَقَالَ ((إِنَّ
أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ))

بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْمُفْرِقِينَ

۵۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْمُفْرِقِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ
وَحْصٌ فَقَالَ ((يَا بَنِي كَعْبٍ ابْنَ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ

باب: جو شخص کفر پر مرے وہ جہنم میں جائے گا اور اس
کی شفاعت نہ ہوگی اور بزرگوں کی بزرگی اس کے کچھ
کام نہ آوے گی

۵۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا
یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں۔
جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اس کو بلوایا اور فرمایا کہ میرا باپ
اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو
ڈرائیں

۵۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری
ڈرا تو اپنے کنبہ والوں کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ سب اکٹھے ہوئے آپ نے عام
سب کو ڈرایا پھر خاص کیا اور فرمایا اے کعب بن لوی کے بیٹو
چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے مرہ بن کعب کے بیٹو چھڑاؤ اپنے
تئیں جہنم سے۔ اے عبد شمس کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔
اے ہاشم کے بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے عبد المطلب کے
بیٹو چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے۔ اے فاطمہ چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم
سے۔ اس لیے کہ میں خدا کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا (یعنی
اگر وہ عذاب کرنا چاہے تو میں بچا نہیں سکتا) البتہ تم جو مجھ سے نانا

(۵۰۰) ☆ اس لیے کہ وہ کفر پر مرے تھے اور جو کفر پر مرے وہ جہنم میں جائے گا اس کو کسی کا ناتہ رشتہ کام نہ آئے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ جو نبوت سے پہلے مرے ہیں اور بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ جہنمی ہیں اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دعوت سے
پہلے یہ مواخذہ ہے کیونکہ ان کو اور پیغمبروں کی دعوت پہنچ چکی تھی جیسے حضرت ابراہیم کی اور یہ جو آپ نے اس شخص کو بلا کر کہا کہ میرا باپ بھی
جہنم میں ہے اس سے یہ غرض تھی کہ اس شخص کا رنج گھٹ جاوے اور وہ یہ معلوم کر لے کہ خدا کے ہاں سب برابر ہیں جو قاعدہ اس نے تھرا دیا
اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ کافر کا ٹھکانا جہنم ہے خواہ وہ نبی کا باپ ہو یا بیٹا۔ جلال الدین سیوطی نے کئی حدیثوں سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ اللہ
نے آنحضرت کی دعا کو آپ کے والدین کے حق میں قبول کیا اور وہ دوبارہ جلانے گئے اور اسلام لائے پر اکثر علماء اور محدثین نے اس کا انکار کیا اور ان
حدیثوں کو موضوع بتلایا اور اللہ خوب جانتا ہے حقیقت حال کو۔